پیٹرا

سرخ چٹانوں میں آباد ایک قدیم شہر

دنیا کے قدیم شہروں میں بعض ایسے ہیں جو اپنی تعمیر، فنِ تعمیر اور تاریخی اہمیت کے باعث آج بھی انسان کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ اُردن میں واقع پیٹرا ایسا ہی ایک شہر ہے، جسے سرخ اور گلابی چٹانوں کو تراش کر تعمیر کیا گیا۔ بلند پہاڑوں، تنگ راستوں اور چٹانی عمارتوں کے درمیان آباد یہ شہر قدیم تہذیب کی ذہانت، محنت اور فنی مہارت کا شاندار نمونہ ہے۔ پیٹرا کو جدید دنیا کے سات عجائبات میں شامل کیا گیا ہے اور یہ اُردن کی قومی شناخت اور اہم سیاحتی مقامات میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔

پیٹرا کی تاریخ کا تعلق نبطی تہذیب سے ہے۔ نبطی ایک قدیم عرب قوم تھی جس نے تقریباً چوتھی صدی قبل از مسیح سے اس خطے میں اپنی سیاسی اور تجارتی حیثیت مضبوط بنائی۔ پیٹرا ان کی اہم آبادیوں میں سے ایک اور بعد میں ان کے مملکت کا دارالحکومت بنا۔ اس شہر کی جغرافیائی حیثیت ایسی تھی کہ یہاں سے عرب جزیرہ نما، شام، مصر اور بحیرۂ روم کے علاقوں کے درمیان تجارت کے راستے گزرتے تھے۔ نبطیوں نے تجارت کے ذریعے دولت حاصل کی اور اسی دولت کو شہر کی ترقی، عمارتوں کی تعمیر اور پانی کے انتظامات پر صرف کیا۔ یہاں سے خوشبودار مصالحے، لوبان، مُر اور دیگر تجارتی اشیا کی نقل و حمل ہوتی تھی۔ مختلف خطوں کے تاجروں کی آمد و رفت نے پیٹرا کو ایک اہم تجارتی مرکز بنا دیا۔

106ء عیسوی میں رومی سلطنت نے نبطی مملکت کو اپنے زیرِ اثر لے لیا۔ اس کے بعد بھی پیٹرا میں زندگی اور تجارت جاری رہی، تاہم وقت گزرنے کے ساتھ تجارتی راستوں میں تبدیلی، قدرتی آفات اور دیگر عوامل نے شہر کی اہمیت کم کر دی۔ بعد کے زمانے میں یہ شہر بیرونی دنیا کی توجہ سے بڑی حد تک دور ہو گیا۔

پیٹرا کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کا چٹانی فنِ تعمیر ہے۔ یہاں بہت سی عمارتیں الگ پتھر جوڑ کر بنانے کی بجائے پہاڑوں کی چٹانوں کو تراش کر تیار کی گئیں۔ ان میں مقبرے، مذہبی مقامات، رہائشی جگہیں اور دیگر تعمیرات شامل ہیں۔ پیٹرا کی مشہور ترین عمارت الخزنہ ہے، جسے انگریزی میں The Treasury کہا جاتا ہے۔ اس کا شاندار اگواڑا چٹان میں تراشا گیا ہے۔ اس پر یونانی اور دیگر قدیم تعمیراتی روایات سے متاثر ستون، نقش و نگار اور مجسماتی آرائش نظر آتی ہے۔ اگرچہ اسے خزانے کا نام دیا گیا، لیکن ماہرین کے نزدیک یہ غالباً ایک شاہی مقبرہ تھا۔

ایک اور نمایاں مقام الدیر ہے، جسے The Monastery کہا جاتا ہے۔ یہ بڑی چٹانی عمارت پیٹرا کے بلند حصے میں واقع ہے اور وہاں پہنچنے کے لیے سیاحوں کو طویل راستہ اور بہت سی سیڑھیاں طے کرنا پڑتی ہیں۔ اس کے علاوہ شاہی مقبرے، قدیم تھیٹر اور مختلف مذہبی مقامات بھی اس شہر کی تاریخی اہمیت میں اضافہ کرتے ہیں۔ پیٹرا ایک خشک اور نیم صحرائی علاقے میں واقع ہے، اس لیے پانی کا انتظام اس کے باشندوں کے لیے بنیادی ضرورت تھا۔ نبطیوں نے اس مسئلے کا حل غیر معمولی مہارت سے نکالا۔ انہوں نے چٹانوں میں نالیاں

بنائیں، پانی ذخیرہ کرنے کے لیے حوض تیار کیے اور بارش کے پانی کو جمع کرنے کا نظام قائم کیا۔

ان انتظامات سے نہ صرف روزمرہ زندگی کے لیے پانی دستیاب ہوتا تھا بلکہ خشک موسم میں بھی آبادی کو سہولت ملتی تھی۔ پانی کی فراہمی اور سیلابی پانی کو قابو میں رکھنے کی کوششیں نبطیوں کی انجینئرنگ اور ماحول کو سمجھنے کی صلاحیت کا ثبوت ہیں۔ پیٹرا کا فنِ تعمیر کئی تہذیبوں کے اثرات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ یہاں مقامی نبطی روایات کے ساتھ یونانی، رومی اور دیگر ثقافتی اثرات بھی دکھائی دیتے ہیں۔

عمارتوں کے ستون، اگواڑے، نقش ونگار

اورمقبرے اس ثقافتی میل جول کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ امتزاج اس حقیقت کو نمایاں کرتا ہے کہ قدیم دنیا میں تجارت صرف اشیا کی منتقلی کا ذریعہ نہیں تھی، بلکہ اس کے ذریعے خیالات، فنون اور ثقافتی روایات بھی ایک خطے سے دوسرے خطے تک پہنچتی تھیں۔ پیٹرا کو 1985ء میں یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثے کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ 2007ء میں اسے جدید دنیا کے سات عجائبات میں بھی جگہ ملی۔ آج دنیا بھر سے سیاح اس کے چٹانی راستوں، تاریخی عمارتوں اور منفرد مناظر کو دیکھنے آتے ہیں۔ تاہم، موسمی تبدیلیوں، بارشوں، چٹانوں کے کٹاؤ اور سیاحوں کی بڑھتی تعداد کے باعث اس تاریخی مقام کی حفاظت ایک اہم ضرورت ہے۔ مناسب دیکھ بھال اور ذمہ دارانہ سیاحت کے ذریعے اس ورثے کو آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔

پیٹرا محض ایک قدیم شہر نہیں بلکہ انسانی تخلیقی صلاحیت، تجارتی ترقی اور قدرتی ماحول سے ہم آہنگ زندگی کی مثال ہے۔ اس کی چٹانی عمارتیں، پانی کا نظام اور مختلف تہذیبوں کے اثرات ہمیں ماضی کی ترقی اور علم سے روشناس کراتے ہیں۔ پیٹرا آج بھی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محدود وسائل اور مشکل جغرافیائی حالات کے باوجود انسان اپنی ذہانت اور محنت سے ایسے شاہکار تخلیق کر سکتا ہے جو صدیوں تک دنیا کو حیران کرتے رہیں۔